محمد جعفر پھلواروی

شیعہ سُنّی فرقوں کی متفق علیہ روایات

(۵)

ماہر قرآن کا درجہ

(عائشہ) الماہر بالقرآن مع السفرۃ الکرام البررہ۔

بخاری (تفسیر) مسلم (مسافرین) ابوداؤد (وتر) ترمذی (ثواب القرآن) ابن ماجہ (ادب)

ماہر قرآن کا حشر بزرگ و نیک کاتبوں کے ساتھ ہوگا

(ابوعبداللہ) الحافظ للقرآن العامل بہ مع السفرۃ الکرام البررہ

کافی، ص ۶۵۶

قرآن کا حافظ اور اس پر عمل کرنے والے کا حشر بزرگ و نیک کاتبوں کے ساتھ ہوگا۔

ایمان اور قرأت کے درجات

(انس) مرفوعاً: مثل المؤمن الذی یقرأ القرآن مثل الاترجۃ ریحہا طیب وطعمہا طیب ومثل المؤمن الذی لایقرأ القرآن مثل التمرۃ طعمہا طیب ولاریح لہا ومثل الفاجر الذی یقرأ القرآن کمثل الریحانۃ ریحہا طیب وطعمہا مرّ ومثل الفاجر الذی لایقرأ القرآن کمثل الحنظلۃ طعمہا

(ابوعبداللہ)۔۔۔ اما الذی اوتی الایمان ولم یوت القرآن فمثلہ کمثل التمرۃ طعمہا حلو ولاریح لہا واما الذی اوتی القرآن ولم یوت الایمان فمثلہ کمثل الآس ریحہا طیب وطعمہا مر واما من اوتی القرآن والایمان فمثلہ کمثل الاترجۃ ریحہا طیب وطعمہا طیب واما الذی لم یوت

مر ولا ریح لہا . . . . .

ابو داؤد (ادب) بخاری (فضائل القرآن) مسلم (مسافرین) ترمذی (ادب) نسائی (ایمان) ابن ماجہ (مقدمہ)

جو صاحب ایمان قرآن پڑھتا ہے اس کی مثال لیموں (نارنگی) جیسی ہے جس کی خوشبو بھی اچھی اور مزہ بھی اچھا۔ اور جو صاحب ایمان قرآن نہیں پڑھتا اس کی مثال ایسی ہے جیسے کھجور جس کا مزہ تو اچھا ہوتا ہے مگر کوئی خوشبو نہیں ہوتی اور جو فاجر قرآن پڑھتا ہے اس کی مثال اس خوشبودار بودے کی سی ہے جس میں خوشبو تو ہوتی مگر مزہ کڑوا ہوتا ہے اور جو فاجر قرآن نہیں پڑھتا اس کی مثال ایسی ہے جیسے اندرائن جس کا مزہ کڑوا ہوتا ہے اور خوشبو نہیں ہوتی۔

الایمان ولا القرآن فمثلہ کمثل الحنظلۃ طعمہا مر ولا ریح لہا

کافی، ص ۶۵۸

جسے ایمان عطا ہوا ہو اور قرآن نہ ملا ہو اس کی مثال کھجور جیسی ہے جس کا مزہ تو شیریں ہوتا ہے مگر اس میں خوشبو نہیں ہوتی۔ اور جس کے پاس قرآن تو ہو مگر ایمان نہ ہو اس کی مثال اس خوشبودار بودے کی سی ہے جس میں خوشبو تو ہے مگر مزہ کڑوا ہوتا ہے اور جسے قرآن اور ایمان دونوں نصیب ہوں اس کی مثال اس لیموں (نارنگی) جیسی ہے جس کی خوشبو بھی اچھی اور مزہ بھی اچھا۔

پہلا اور آخری نزول سورہ

(ابو موسیٰ) انہ قال فی اقرأ باسم ربک انہا اول سورۃ نزلت علی النبی صلے اللہ وسلم

کبیر طبرانی

ابو موسیٰ نے سورہ اقرأ کے متعلق کہا ہے کہ یہ پہلا سورہ ہے جو آنحضور پر نازل ہوا۔

(ابو عبد اللہ) اوّل ما نزل علی رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اقرأ باسم ربک واخرہ اذا جاء نصر اللہ۔

کافی ۶۶۹

پہلا سورہ جو حضور پر نازل ہوا وہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اقرأ باسم ربک الخ ہے اور آخری اذا جاء نصر اللہ الخ ہے۔

گفتگو سے پہلے سلام

۱۔ (جابر) مرفوعاً: السلام قبل الکلام
ترمذی (استئذان)

۲۔ (ابوامامہ) مرفوعاً: اولی الناس
باللہ من بدأهم بالسلام
ترمذی ( ) ابوداؤد (ادب)

۱۔ گفتگو سے پہلے سلام ہونا چاہیے۔
۲۔ اللہ سے قریب تر وہ ہے جو سلام میں پہل
کرے۔

(ابوعبداللہ) ۔ ۔ ۔ ۔ ابدأ بالسلام قبل
الکلام واولی الناس باللہ وبرسولہ من
بدأ بالسلام۔
کافی ۶۴۶

گفتگو کا آغاز سلام سے کرو۔ اور اللہ اور اس کے
رسول سے وہ زیادہ قریب ہے جو سلام میں پہل
کرے۔

کون کسے سلام کرے؟

(ابوھریرہ) مرفوعاً: یسلم الراکب علی
الماشی والماشی علی القاعد والقلیل
علی الکثیر (وفی روایۃ) والصغیر علی الکبیر
بخاری (استئذان) مسلم (ادب) ابوداؤد (استئذان)
ترمذی (استئذان) موطا (سلام)

سوار پیدل کو اور پیدل بیٹھے ہوئے کو اور کم تعداد والے
کثیر تعداد والوں اور (دوسری روایت میں) چھوٹا بڑے
کو سلام کرے۔

۱۔ (ابوعبداللہ) یسلم الصغیر علی الکبیر
والمار علی القاعد والقلیل علی الکثیر
۲۔ (〃) یسلم الراکب علی الماشی و
الماشی علی القاعد
کافی ۶۴۸

۱۔ چھوٹا بڑے اور چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور کم
تعداد والے زیادہ تعداد والوں کو سلام کریں۔
۲۔ سوار پیدل کو اور پیدل بیٹھے ہوئے کو سلام کرے۔

سلام میں جماعت کی نمائندگی

(علی) مرفوعاً: یجزئ عن الجماعۃ اذا مروا
ان یسلم احدھم ویجزئ عن الجلوس

(ابوعبداللہ) اذا مرت الجماعۃ بقوم
اجزأهم ان یسلم احد منهم و

ان یرد احدھم۔

ابوداؤد (ادب)

اگر ایک گروہ گزر رہا ہو تو اس میں سے ایک کا سلام کر لینا کافی ہے اور بیٹھے ہوئے لوگوں میں سے ایک بھی جواب دیدے تو کافی ہے۔

اذا سلم علی القوم وھم جماعۃ اجزأھم ان یرد واحد منھم

کافی ص ۶۴۸

اگر ایک جماعت کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے تو اس میں سے ایک کا سلام کر لینا کافی ہے اور وہ ان تمام لوگوں کو سلام کرے تو ان میں سے ایک کا جواب دیدینا کافی ہے۔

نازیبا سلام کا جواب

(عائشہ) دخل رھط من الیھود علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا السام علیکم ففھمتھا فقلت علیکم السام واللعنۃ فقال صلی اللہ علیہ وسلم مھلاً یا عائشہ ان اللہ یحب الرفق فی الامر کلہ فقلت یا رسول اللہ الم تسمع ما قالوا؟ قال قد قلت وعلیکم

بخاری (ادب) مسلم (سلام) ابوداؤد ( ) ترمذی (استیذان)

یہودیوں کی ایک جماعت حضورؐ کے پاس آئی اور کہا السام علیکم (تم پر رنج ہو) میں (عائشہ) سمجھ گئی اور بولی کہ تم ہی پر رنج اور لعنت ہو۔ حضورؐ نے فرمایا کہ اے عائشہ ذرا ٹھہرو۔ اللہ تعالےٰ ہر معاملے میں نرمی

(ابوجعفر) دخل یھودی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وعندہ عائشۃ فقال السام علیکم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ علیکم ثم دخل اخر فقال مثل ذلک فرد علیہ کما رد علی صاحبہ ثم دخل اخر فقال مثل ذلک فرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ کما رد علی صاحبیہ، فغضبت عائشۃ فقالت علیکم السام والغضب واللعنۃ یا معشر الیھود یا اخوۃ القردۃ والخنازیر فقال لھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ یا عائشۃ ان الفحش لو کان ممثلا

کو پسند فرماتا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! انھوں نے جو کچھ کہا ہے اسے آپ نے نہیں سنا؟ فرمایا: ہاں سنا اور وعلیکم (تم ہی پر ہو) کہہ دیا۔

لکان مثال سوء ان الرفق لم یوضع علی شیئ الا زانه ولم یرفع عنه قط الا شانه قالت یارسول اللہ اما سمعت الی قولهم السام علیکم فقال بلی اما سمعتِ ما رددت قلت علیکم فاذا سلّم علیکم کافر فقولوا علیک

کافی، ص ۶۷۹

حضورؐ کے پاس ایک یہودی آیا۔ اس وقت آپؐ کے پاس عائشہؓ موجود تھیں۔ اس نے کہا السام علیکم (تم پر رنج ہو)۔ حضورؐ نے فرمایا: علیکم (تم پر ہو)۔ پھر ایک دوسرا یہودی آیا اور اس نے بھی اسی طرح کہا۔ اور حضورؐ نے وہی جواب دیا جو اس کے پہلے ساتھی کو جواب دیا تھا۔ پھر ایک اور یہودی آیا۔ اس نے بھی وہی کچھ کہا اور حضورؐ نے وہی جواب دیا جو اس کے دونوں ساتھیوں کو دیا تھا۔ اس پر عائشہؓ کو غصہ آیا اور انھوں نے کہا (تم پر رنج، غضب اور پھٹکار ہو اے یہودیو، اے بندروں اور سوروں کے بھائیو! حضورؐ نے فرمایا کہ اے عائشہ اگر فحش کلام مجسم ہو جائے تو بڑی بُری شکل ہوگی۔ نرمی جس چیز سے وابستہ ہو وہ آراستہ ہوتی ہے۔ اور جس چیز سے نرمی ہٹالی جائے وہ عیب دار ہوتی ہے۔ عائشہؓ

نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! حضورؐ نے ان کے الفاظ السام علیکم کو نہیں سنا؟ فرمایا: ہاں سنا مگر تم نے وہ جواب نہیں سنا جو میں نے انھیں دیا؟ میں نے انھیں علیکم (تم ہی پر) کہہ دیا۔ پس جب کوئی مسلمان تمھیں سلام کرے تو تم سلام علیکم کہو۔ اور جب کافر سلام کرے تو علیکم کہہ دو۔

جماہی اور چھینک

(ابوھریرہ) مرفوعاً: ان اللہ یحب العطاس ویکرہ التثاؤب فاذا عطس احدکم فحمد اللہ فحق علی کل مسلم سمعہ ان یقول یرحمک اللہ واما التثاؤب فانما ھو من الشیطن ....

بخاری ( ) مسلم ( ) ابوداؤد ( ) ترمذی ( )

۲- من بادر العطاس بالحمد عوفی من وجع الخاصرۃ ولم یشتک ضرسہ ابدا

اوسط طبرانی ضعف ( )

(۱) اللہ چھینک کو پسند فرماتا ہے اور جماہی کو ناپسند فرماتا ہے۔ پس اگر تم میں سے کوئی چھینک کر الحمد للہ کہے تو ہر سننے والے مسلمان پر یرحمک اللہ کہنا ضروری ہے۔ رہی جماہی تو وہ ایک شیطانی اثر ہے۔

۱- (الرضا) التثاؤب من الشیطن و العطسۃ من اللہ عز وجل

کافی، ص ۶۸۲

۲- (سعد بن ابی خلف) کان ابوجعفرؑ اذا عطس فقیل لہ یرحمک اللہ قال یغفر اللہ لکم ویرحمکم واذا عطس عندہ انسان قال یرحمک اللہ عز وجل

(//)

۳- (علی) من قال اذا عطس الحمد للہ رب العلمین علی کل حال لم یجد وجع الاذنین والاضراس

(// ، ص //)

۱- جماہی شیطانی اور چھینک رحمانی اثر ہے۔

۲۔ جو چھینکنے کے فوراً بعد الحمد للہ کہے وہ کمر اور ڈاڑھ کے درد سے محفوظ رہتا ہے۔

۲۔ ابوجعفر جب چھینکتے اور یرحمک اللہ کہا جاتا تو وہ یغفر اللہ لکم و یرحمکم کہتے اور جب آپ کے سامنے کوئی چھینکتا تو یرحمک اللہ کہتے۔

۳۔ جو شخص چھینک کر الحمد للہ رب العلمین علی کل حال کہے اسے کانوں اور ڈاڑھوں کا درد نہیں ہوتا۔

تین قسم کے آدمیوں کا احترام

(ابوموسیٰ) مرفوعاً: ان من اجلال اللہ ذی الشیبۃ المسلم وحامل القرآن غیر الغالی فیہ والجافی عنہ واکرام ذی السلطان المقسط

ابوداؤد (ادب)

بوڑھے مسلمان، حامل قرآن جو غلو اور بے توجہی نہ کرے اور عادل سلطان کی تعظیم اللہ ہی کی تعظیم کا ایک حصہ ہے۔

(ابوعبداللہ) ثلثۃ لا یجہل حقہم الا منافق، ذوالشیبۃ فی الاسلام و حامل القرآن والامام العادل

کافی، ص ۶۸۴

تین شخص ایسے ہیں جن کے حق سے صرف منافق ہی ناواقف ہو سکتا ہے۔ بوڑھا مسلمان، حامل قرآن اور عادل امام۔

سردار قوم کا اکرام

(ابوھریرہ) مرفوعاً: اذا اتاکم کریم قوم فاکرموہ

اوسط، بزار (   )

جب تمھارے پاس کسی قوم کا معزز آدمی آئے تو اس کا احترام کرو۔

(علی) مرفوعاً: اذا اتاکم کریم قوم فاکرموہ

کافی، ص ۶۸۴

جب کسی قوم کا معزز فرد تمھارے پاس آئے تو اس کا اکرام کرو۔

باہمی گفتگو میں امانت داری

(   ) المجالس بالامانۃ . . . .

ابوداؤد (ادب)

(ابوجعفر) مرفوعاً: المجالس بالامانۃ

کافی، ص ۶۸۴

مجلس کی باتیں امانت سے وابستہ ہیں۔

مجلسی گفتگو امانت داری سے وابستہ ہے۔

زیادہ ہنسنا

(ابوھریرہ) مرفوعاً: ۔۔۔۔ ولا تکثر الضحک فان کثرۃ الضحک تمیت القلب

ترمذی (زہد) ابن ماجہ (زہد)

زیادہ نہ ہنسا کرو ہنسی کی زیادتی دل کو مردہ کر دیتی ہے۔

(ابوعبداللہ) کثرۃ الضحک تمیت القلب ۔۔۔۔۔

کافی، ص ۶۸۶

ہنسی کی زیادتی دل کو مردہ کر دیتی ہے۔

پڑوسی کا لحاظ

۱۔ (ابوھریرہ) مرفوعاً: واللہ لا یؤمن واللہ لا یؤمن واللہ لا یؤمن قیل من یارسول اللہ؟ قال الذی لا یأمن جارہ بوائقہ

بخاری (ادب) مسلم (ایمان) ترمذی (قیامہ)

بخدا وہ مؤمن نہیں، بخدا وہ مومن نہیں، بخدا وہ مومن نہیں۔ سوال ہوا کون یارسول اللہ؟ فرمایا جس کے شر سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو۔

(ابوعبداللہ) مرفوعاً: لا ایمان لمن لا یأمن جارہ بوائقہ ۔۔۔

کافی، ص ۶۸۸

اس شخص کا کوئی ایمان نہیں جس کے شر سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو۔

پڑوس کی حدود

۲۔ (ابوھریرہ) مرفوعاً: حق الجار اربعین دارا ھکذا وھکذا وھکذا وھکذا یمینا وشمالا وقدام وخلف

موصلی بضعف (   )

(ابوعبداللہ) مرفوعاً: کل اربعین دارا جیران من بین یدیہ ومن خلفہ وعن یمینہ وعن شمالہ

کافی، ص ۶۸۹

پڑوسی کے حق کا دائرہ دائیں بائیں آگے پیچھے چالیس چالیس گھروں تک وسعت رکھتا ہے۔

آگے پیچھے دائیں بائیں چالیس چالیس گھروں تک سب پڑوسی ہوتے ہیں۔

پڑوسی کا انتہائی حق

(انس) مرفوعاً: ما اٰمن بی من بات شبعان وجارہ جائع الی جنبہ و ھو یعلم بہ

کبیر طبرانی (   )

اس شخص کا مجھ پر ایمان ہی نہیں جو خود تو شکم سیر ہو کر رات گزارے اور اسے اس کا علم ہو کہ اس کا پڑوسی بھوکا ہے۔

(ابوجعفر) مرفوعاً: ما اٰمن بی من بات شبعان وجارہ جائع

کافی، ص ۶۸۹

اس شخص کا مجھ پر ایمان ہی نہیں جو پیٹ بھر کر رات گزارے اور اس کا پڑوسی بھوکا ہو۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ مِنَ الْکِتٰبِ وَیَشْتَرُوْنَ بِہٖ ثَمَنًا قَلِیْلًا اُولٰٓئِکَ مَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِھِمْ اِلَّا النَّارَ وَلَا یُکَلِّمُھُمُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَا یُزَکِّیْھِمْ ۚ ۖ وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی کتاب (کے مضامین) کا اخفا کرتے ہیں اور اس کے معاوضہ میں (دنیا کا) متاع قلیل وصول کرتے ہیں ایسے لوگ اور کچھ نہیں اپنے شکم میں آگ (کے انگارے) بھر رہے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ان سے نہ تو قیامت میں (لطف کے ساتھ) کلام کریں گے اور نہ (گناہ معاف کر کے) ان کی صفائی کریں گے اور اُن کو سزا ئے دردناک ہوگی۔

'البقرہ'